راست سرکاری وانتظامی مشینری پر عائد ہوتی ہے۔ اب اگر اُردو کے قومی زبان کے طور پر اس فیصلے پر عمل درآمد میں حیل و حجت سے کام لیا گیا تو یہ آئین وعدالت عظمیٰ کے فیصلے کے ساتھ ساتھ قیامِ ملک کے مقصد سے بھی انحراف ہوگا۔

بڑے شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ:

قائد احرار جانشین امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ کو ہم سے رخصت ہوئے بیس سال (یوم وفات: ۲۳ر اکتوبر ۱۹۹۵ء) ہوگئے ہیں، چاروں فرزندان امیر شریعت ہمارے محسن ومُربی ہیں لیکن بڑے شاہ جی نے جس طرح ہمیں اپنے بچوں کی طرح سمجھایا بجھایا اور نظریاتی وفکری تربیت کی اس کی کوئی مثال نہیں۔ میں ابھی سکول میں پڑھتا تھا کہ سید ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھنا اُٹھنا شروع کیا، پھر یوں لگا جیسے انہوں نے خود مجھے اپنی آغوش میں لے لیا ہے۔ جھوٹ سے نفرت اپنے نظریے اور فکر سے محبت، حرام وحلال کی تمیز اُن سے سیکھی، نہیں بلکہ انہوں نے خود ہی سکھائی، ذاتی واجتماعی زندگی کا ڈھب اور جماعتی زندگی میں توازن کے ساتھ آگے بڑھنا، صبر واستقامت کے دامن کو نہ چھوڑنا، اِسی کا درس وفا دیتے ہوئے وہ ہم سے جدا ہوگئے، شاہ جی خودداری، تواضع، علم وحلم، صبر واستقامت اور حسن و سادگی کا مرقع تھے، بقول بھائی محمد عباس نجمی مرحوم کہ ”ہماری تقریریں دراصل سید ابوذر بخاری کی تقریروں کی زکوٰۃ ہے“۔ وہ جو ٹیم تیار کر گئے، وہ قافلۂ سخت جاں کی طرح آج بھی ”احرار“ کے محاذ کو سنبھالے ہوئے ہے۔ بہت سوں نے سمجھا تھا کہ ”احرار بس ختم ہوگئے“ اب وہ اس وجہ سے پریشان ہیں کہ ایسا نہیں ہوسکا،

شاہ جی کے ”یوم وفات“ پر ہم ان کی اس بات کو دہراتے ہیں کہ: ”دنیا میں اصل جنگ عقیدے کی ہے“۔ شاہ جی کی پیروی میں ہم عہد کرتے ہیں کہ اپنی جدوجہد کو توحید وختم نبوت اور اُسوۂ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی روشنی میں آگے بڑھائیں گے اور دنیا میں امن کے لیے الہامی وآسمانی تعلیمات کو پھیلاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

مولانا مفتی عبدالمعید کی رحلت:

مولانا مفتی عبدالمعید ۴ر ستمبر کو انتقال کر گئے۔ مرحوم حضرت مفتی عبدالسمیع رحمہ اللہ کے فرزند اور حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ (سرگودھوی) کے پوتے تھے۔ مرکزی جامع مسجد سرگودھا کے خطیب وامام تھے۔ ان کے دادا، حضرت مفتی محمد شفیع کا حضرت امیر شریعت کے ساتھ تعلق تھا جو مفتی عبدالمعید صاحب مرحوم کو ورثہ میں ملا، انھوں نے اس تعلق کو خوب نبھایا اور تمام عمر اس نسبت کا لحاظ رکھا۔ انتہائی مخلص اور تحفظ ختم نبوت کے مشن کے مبلغ اور مناد تھے۔ وہ مجلس احرار اسلام سرگودھا کے امیر تھے۔ ۱۲ر ربیع الاول کو چناب نگر مجلس احرار اسلام کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس اور جلوس دعوت اسلام میں ایک بڑے قافلے کے ساتھ ہمیشہ شریک ہوتے۔ ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کے چناب نگر میں قیام کے دوران اکثر وہاں تشریف لاتے اور خوب دعائیں لیتے۔ نہایت بے خدا ترس اور مخلص انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں اور دین کے لیے ان کی مساعی کو قبول فرمائیں۔ آمین